پی این ایس سی کے لئے قومی پرچم بردار جہازراں ادارہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟

اب جبکہ پی این ایس سی کے جہاز دنیا کے تمام بڑے بندرگاہوں میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہیں ہم اپنی کارکردگی میں کوئی کسر نہیں چھوڑ سکتے۔ ہمیں اپنے تمام تر وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر قوم کو بہتر سے بہتر خدمت فراہم کرنا ہے۔

اس مقصد کے حصول کیلئے ہم پوری لگن کے ساتھ کام کر رہے ہیں قومی پرچم بردار جہازراں ادارہ ہونے کے اعزاز نے ہمیں ایک ایسا ولولہ بخشا ہے جس نے قوم کی طرف سے عائد کی ہوئی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ہمیں کامیاب کیا ہے۔

پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن

قومی پرچم بردار جہازراں ادارہ

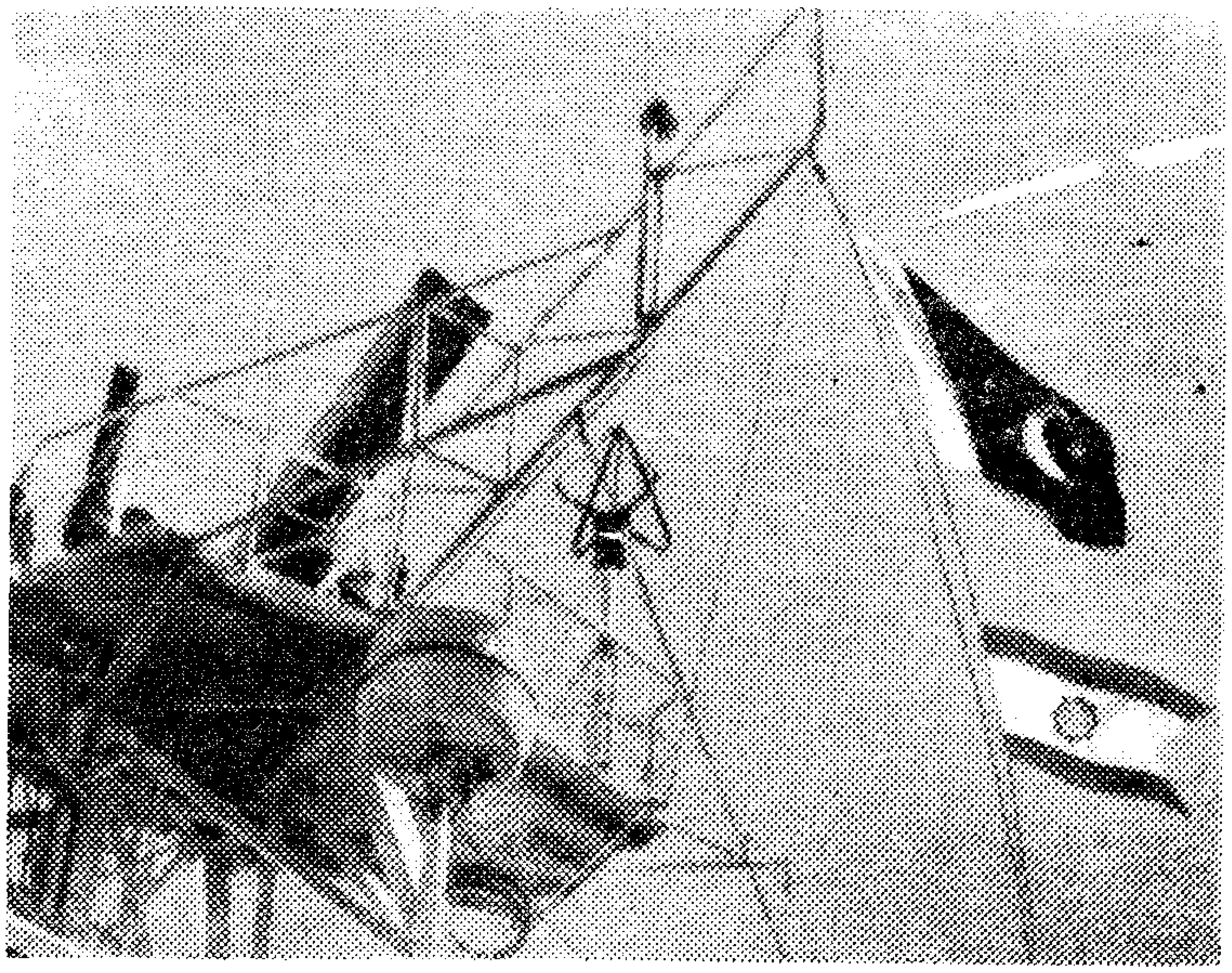

Paragon ● PNSC-15

(PID Islamabad)

اے بی سی (آڈٹ بیورو آف سرکولیشن) کی مصدقہ اشاعت

لہ دعوۃ الحق

قرآن و سنت کی تعلیمات کا علمبردار

جلد نمبر ۲۱
شمارہ نمبر ۴
ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ
جنوری ۱۹۸۶ء

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک

فون نمبر
رہائش ۲
دارالعلوم ۴
الحق ۴۰

مدیر : سمیع الحق

اس شمارے میں

شیخ الہندؒ سیمینار۔ دہلی	ادارہ	۲
مجلس شیخ الحدیث (صحبتے با اہل حق)	شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ	۷
پرویز منکر حدیث ہے یا منکر قرآن	مولانا مدرار اللہ مدرار	۱۱
مولانا ناظر حسن تھانویؒ (علوم تھانویؒ کے اولین جامع)	مولانا نور الحسن راشد۔ کاندھلوی	۱۹
فضیلت عائشہؓ	حضرت مجدد الف ثانیؒ	۳۷
چند یادیں	مولانا عبدالحلیم اثر۔ افغانی	۴۱
خادم قوم حضرت عتبہ بن غزوانؓ	شاہ بلیغ الدین۔ کراچی	۵۱
پیکر صدق و صفا مولانا سلطان محمود ناظم دارالعلوم	مولانا سیف اللہ حقانی	۵۵
تبصرہ کتب	مولانا عبدالقیوم حقانی	۵۷

بدل اشتراک

پاکستان میں سالانہ	۴۰/- روپے	بیرون ملک بحری ڈاک	چھ پونڈ
فی پرچہ	چار روپے	بیرون ملک ہوائی ڈاک	دس پونڈ

سمیع الحق استاد دارالعلوم حقانیہ نے منظور عام پریس پشاور سے چھپوا کر دفتر الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے شائع کیا

ادارہ

دہلی کا
شیخ الہند سیمنار

شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کی یاد

تاریخ نے ہر دور میں انسانیت کے سامنے کچھ ایسی عبقری شخصیتیں بھی پیش کی ہیں جن کا بلند کردار ان کے نام کا معنیٰ ہو کر رہ گیا ہے۔ رستم کے نام سے بہادری اور حاتم کے نام سے سخاوت کے نقوش ابھرنے لگتے ہیں سالارِ قافلۂ حریت حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ دیوبندی بھی تاریخ کے ان نادرۂ روزگار شخصیتوں میں سے ہیں جن کا نام آتے ہی جرأت و استقامت، ہمت و شجاعت، ایمان و غیرت، علم و حلم، زہد و تقویٰ، دعوت و تبلیغ، تدریس و تصنیف، شروح و حواشی، تاریخ و سوانح، ایثار و قربانی، جہادِ مسلسل، جذبۂ حریت، اعلاءِ کلمۃ اللہ، برطانوی سامراج اور فرنگی سیاست کے خلاف منصوبہ بندی پروگرام ایک واضح لائحہ عمل، اسلامی اقدار کا فروغ، جامعیت و اجتماعیت، اور ہمہ جہتی خیر و صلاح کے نقوش نام کے معنیٰ لازم بن کر آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔

گو شیخ الہند مولانا محمود حسن بظاہر ایک شخصیت کا نام ہے مگر شخصیت کی جامعیت اور ہمہ جہتی حیثیت کے پیش نظر اب "شیخ الہند" ایک تحریک کا عنوان، ایک مشن اور ایک طرزِ فکر کی علامت، ایک انقلابی جماعت کی قیادت، علماءِ ربانی اور رجالِ حقانی کی سیادت، ایک دبستانِ علم و فن کا نشان، قومی اقدار اور ملی روایات کے ترجمان، اور مشرق و مغرب کے ہزارہا عوام و خواص اور علماء و فضلاء کی مرکزِ عقیدت کا نشان بن چکا ہے۔

قدرت نے آپ کو ان تمام صفات و خصوصیات سے نوازا، ایک جامع کمالات شخصیت کی تعمیر کے لئے ضروری ہوتے ہیں اگر ایک طرف فیاضِ ازل نے انہیں مسند تدریس کی صدر نشینی، سیاسی اسٹیج کی مسند نشینی اور مجاہدہ و ریاضت کدہ کی خانقاہ نشینی کے اعزاز سے نوازا تو دوسری طرف عالمانہ وقار و نکتہ سنجی، مجاہدانہ جوش اور عابدانہ انکسار و تواضع آفرینی کی لازوال دولت سے بھی مالامال فرمایا۔ غرض جس میدان میں بھی اترے کھیلے توفیق و سعادت ان ہی کے نام نکلی۔ شریعت و طریقت اور سیاست

شریعت نے ان میں جمعیۃ کی روح پھونکی، طریقت نے ان میں جامعیت کی لہر دوڑائی اور خالص اسلامی سیاست نے انہیں اجتماعیت کے عظیم مقام پر لا کھڑا کیا۔

شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی، مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا محمد انور شاہ کشمیری، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا

شبیر احمد عثمانی، مولانا عزیر گل اسیر مالٹا، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا قاری محمد طیب، مولانا مفتی محمود، مولانا محمد یوسف بنوری، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ اور مولانا محمد منظور نعمانی اور ان جیسے صدہا اعیان علم و عمل شیخ الہند کے مشن کے ستون ہیں تو عرف شذی، ترجمان السنہ، کفایت المفتی، فیض الباری، فتح الملہم، فضل الباری، سیرۃ المصطفیٰ، بیان القرآن، فوائد عثمانیہ، معارف القرآن، امداد الفتاویٰ، احکام القرآن، معارف السنن، اعلاء السنن پھر شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کے چار ہزار سے زائد تلامذہ، مولانا مناظر احسن گیلانی اور مولانا قاری محمد طیب کی لازوال تصانیف اسی شیخ الہندؒ کی تحریک کے مختلف جلوے ہیں۔

پاک و ہند اور ایشیا میں اسلامی جامعات اور دینی مدارس کا جو عظیم اور وسیع جال پھیلا ہوا نظر آتا ہے یہ درحقیقت شیخ الہند تحریک کے مضبوط قلعے ہیں اور ان کے مشن کی تکمیل کیلئے آدم گری اور مردم سازی کے کارخانے ہیں۔ تحریک استخلاص وطن اور تحریک پاکستان میں علماء کا تاریخ ساز کردار تحریک شیخ الہند کے نتائج ہیں۔

★

اور آج غیرت و حمیت کی سرزمین افغانستان میں دنیا کی سب سے بڑی طاقت روس سے نہتے اور بے سروسامان مگر حمیت اسلامی اور غیرت ایمانی سے سرشار جذبۂ جہاد و سرفروشی سے مالامال افغان مجاہدین جن کی قیادت شیخ الہند کی روحانی اولاد علماء اور دینی مدارس کے فضلاء کر رہے ہیں اور جن میں الحمدللہ اسی فیصد حصہ دارالعلوم حقانیہ کا ہے جس سرفروشی، جاں سپاری اور جذبۂ جاں نثاری سے مقابلہ کر رہے ہیں یہ سب تحریک شیخ الہندؒ کی برکتیں اور ان کے مشن کی تکمیلی صورتیں ہیں جو قدرت کیطرف سے افراد ملت کو مرحلہ وار پیش آرہی ہیں۔ ہند و پاک کیا، دنیائے عالم میں شیخ الہندؒ مشن کی اشاعت و مقبولیت اور غیب سے اس کیلئے رجال کار کی فراہمی سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت کے تکوینی امور میں جوں جوں زمانہ بڑھتا جائے گا تحریک شیخ الہند بھی وسیع تر ہوتی چلی جائے گی۔

★

دہلی میں دسمبر کے پہلے ہفتے میں منعقد ہونے والا شیخ الہندؒ سیمینار بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی اور شیخ الہند مشن کا ایک اشاعتی سلسلہ ہے جس میں دنیا بھر سے آئے ہوئے اکابر علماء، فضلاء، سکالرز ادیب اور اہم تاریخی اور سیاسی شخصیتوں نے انہیں خراج عقیدت پیش کیا اور تحریک شیخ الہندؒ کے مختلف پہلوؤں پر مقالے پڑھے۔ حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ اور ان کے رفقاء نے جس وسیع اور عظیم پیمانے پر سیمینار منعقد کیا اور اس کے لئے انتظامات کئے یقیناً اس لحاظ سے وہ پوری قوم کیطرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ باری تعالیٰ انہیں اس کے بدلے مزید علمی و روحانی ترقیات اور قومی و ملی خدمات کے بہترین

مواقع عطا فرمائے مگر ع تو گر حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے ۔

وہ یہ کہ حضرت شیخ الہندؒ غیرت وحمیت کے پیکر اور باطل کیلئے ننگی تلوار تھے ۔ آپ نے تمام عمر مداہنت حالات سے مصالحت ، ذاتی مفادات ، وقتی حالات اور گروہی وجماعتی تعصبات سے بالاتر رہ کر استخلاص وطن حریت و آزادی ، وحدت امت اور اتحاد ملت کیلئے کام کیا ۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو اشاعت علم ، جوش جہاد ، ذوق عمل ، ہمت باطنی ، وسعت اخلاق ، مجاہدانہ سیرت سے معمور ، جذبات عمل سے لبریز اور اخلاص وللہیت سے بھرپور نظر آتا ہے آپ نے علم کو عمل کے ہر ہر گوشے میں ڈھال کر اسے عملی سانچوں میں پیش کیا ۔

لہٰذا حضرت شیخ الہندؒ کے نام لیواؤں ، تحریک شیخ الہندؒ کے علمبرداروں اور شیخ الہندؒ مشن کی تکمیل کرنے والوں کو بھی لازمی طور پر اپنے فکر و نظر ، علم وعمل ، سیاست وقیادت ، دعوت وتحریک ، اتحاد وتفریق میں بھی حد درجہ حزم واحتیاط ، تدبیر و فراست ، نقطہ رسی اور دور اندیشی سے کام لینا ہوگا ۔ وسیع النظری رواداری ، کسی تاریخی یادداشت اور محض سیاسی ضرورت کو ملحوظ رکھ کر ایسے ہر اقدام سے گریز کرنا پڑے گا جس سے حضرت شیخ الہندؒ کی شخصیت و افکار ہو یا ان کی تحریک اور مشن اسلامی روایات اور اخلاقی اقدار کو نقصان پہنچتا ہو ۔

آج سب کو اعتراف ہے کہ جہاد افغانستان میں جو لوگ نہتے ہاتھ بے سروسامانی کی حالت میں انسانی اور اخلاقی قدروں کے دشمن روس جو افغانستان کے راستے گرم پانیوں بلکہ خلیج عرب اور خاکم بدہن آگے چل کر مرکز اسلام جزیرۃ العرب کو اپنی تگ و تاز کا میدان بنانا چاہتا ہے ، کا مقابلہ کر رہے ہیں ۔ عزت وآبرو لٹا کر سفر و مہاجرت کی صعوبتیں برداشت کرکے اپنے بچوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے کٹا کر فقر و فاقہ کو خندہ پیشانی سے برداشت کرکے دین حق کی حفاظت اور اہل کفر کے استیصال وتعاقب میں مصروف عمل ہیں یہ سب حضرت شیخ الہندؒ کا صدقہ جاریہ ، ان کے شاگردوں کے شاگرد (علماء دیوبند اور فضلائے حقانیہ) ان کا علمی وعملی فیض ان ہی کے جوش عمل اور جذبۂ جہاد کا لگایا ہوا پودا ہے جو ثمر آور ہو کر پھل پھول رہا ہے ۔

انگریز سی ۔ آئی ۔ ڈی کے ایک رپورٹر نے لکھا تھا :

" وہ (یعنی شیخ الہند مولانا محمود الحسن) بوڑھے حاجی صاحب ترنگ زئی کو جھنجوڑتا ہے ۔ کہ وہ ایسی دیا سلائی روشن کریں جس سے سارا سرحد شعلہ زار بن جائے ۔"

اس نوٹ کے لکھنے والے انگریز سی ۔ آئی ۔ ڈی کو یہ دیکھنا نصیب نہ ہو سکا کہ حضرت شیخ الہندؒ کی تحریک کے صدقے سرحد تو آزادی کا لالہ زار بن چکا ہے ۔ لیکن یہ دیا سلائی تو اب جہاد افغانستان کی صورت میں شعلہ جوالہ بن چکا ہے جسکی تپش وسطی ایشیا کی وادیوں اور میدانوں تک میں محسوس کی جارہی ہے ۔ جو ترانے حضرت شیخ الہندؒ اور حاجی صاحب ترنگ زئی کے آزاد مدرسوں میں سنے جاتے تھے آج وہی ترانے افغان مہاجرین کی خیمہ بستیوں کے سکولوں